اولیات رضا

ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی ۔ بریلی شریف

امام احمد رضا کی شخصیت محتاج تعارف نہیں ۔ آج مشرق ومغرب کے جامعات اور یونیورسیٹیوں میں ان کے نام اور کام کی دھوم ہے ۔ایسی عظیم علمی عبقری شخصیت کئی صدیوں سے دیکھنے کو نہیں ملی ۔ جیوں جیوں ان کی شخصیت اور متعدد کارناموں پر تحقیقی امور انجام ہوتے چلے آرہے ہیں توں توں ان کی عبقریت اور شخصیت کہ ہمہ جہتی کے ان گنت گوشے اور زاویے اجاگر ہوتے چلے جارہے ہیں۔

رب عظیم نے اپنے حبیب لبیب ﷺ کے عشق صادق کے صدقے میں انھیں علم فقہ سے لیکر سائنس اور ریاضی اور شعر وادب میں تحقیق کے نمونے بھی پیش فرمائے ہیں ۔ یہاں صرف چند مثالیں پیش کی جا رہی ہیں ۔امام احمد رضا نے جہاں بہت سے علوم وفنون میں اپنی تحقیقات علمیہ کے ذریعے اضافے کئے ہیں وہاں بہت سے علوم وفنون میں اپنی اولیات کے نمونے بھی پیش فرمائے ہیں ۔ یہاں صرف چند مثالیں پیش کی جارہی ہیں۔

۱۔ علم فقہ میں :

(الف) کس کس طرح کے پانیوں سے وضو جائز ہے اور کس کس طرح کے پانیوں سے وضو نہیں ہوسکتا اس مسئلہ میں امام احمد رضا نے مختلف اشیاء کے ساتھ پانی کے کیمیائی عمل کا تجزیہ کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ ایک سو ساٹھ (۱۶۰) قسم کے پانیوں سے وضو جائز ہے اور ایک سو چھیالیس (۱۴۶) قسم کے پانیوں سے ناجائز!

اس مسئلہ میں امام احمد رضا نے فقہی تحقیق کے ساتھ ساتھ علم کیمیا (Chemis tsy) میں بھی اپنی مہارت کا ثبوت پیش کیا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد اول)

(ب) تیمم کے مسائل میں امام احمد رضا نے جنس ارضی اور احجار کے خواص کا جائزہ لیا ہے ۔ جنس ارضی اور آگ کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کے کیمیائی عمل اور ارضیائی تبدیلیوں وغیرہ کے تجزیئے کے بعد ایک سو اسی (۱۸۰) اشیاء پر تیمم کو جائز بتایا ہے اور پھر ایک سو تیس (۱۳۰) ایسے اشیاء کے نام گنائے ہیں جن سے تیمم جائز نہیں ہے ۔ اس مسئلہ میں امام احمد رضا نے تحقیقات فقہیہ علمیہ کے ساتھ ساتھ علم کیمیا اور ارضیات (Geology) (فتاویٰ رضویہ جلد اول) میں بھی اپنی مہارت کا کمال دکھایا ہے۔

(ج) کرنسی نوٹ (کاغذ کے روپئے) کے حیثیت متعین کرنے اور کمی اور زیادتی کے ساتھ جواز وعدم جواز کے مسئلے میں علمائے عرب متردد تھے ۔لہٰذا اس سلسلے میں جزیہ کی تلاش میں تھے ۔ دوسرے سفر حج وزیارت کے موقع پر علامہ شیخ عبداللہ مرداد مکی اور علامہ شیخ حامد احمد محمد جداوی نے نوٹ سے متعلق بارہ سوالات پر مشتمل ایک استفتاء پیش کیا جس کے جواب میں امام احمد رضا نے بنام" کفل الفقیہ الفاھم فی احکام قرطاس الدراھم "ایک کتاب تصنیف فرمائی جس میں آپ نے کاغذ کے نوٹ کی مالی حیثیت متعین کی ۔ علاوہ ازیں مسلمانوں کے لئے نفع کے ساتھ بے سودی بینک چلانے کے طریقے بتائے ۔ یہ فقہی تحقیق بھی امام احمد رضا کا اہم کارنامہ ہے۔

اسی طرح امام احمد رضا نے علم تجارت (Commerce) وبنکاری (Ban kinss) اور معاشیات (Econo micd) میں گراں قدر اضافہ کر کے ان علم کو نئی جہات دیں اور انھیں مالا مال کیا۔

۲۔علم معاشیات :

۱۹۱۲ء میں امام احمد رضا نے مسلمانوں کی بحالی اور فلاح وصلاح کے سلسلے میں ایک رسالہ بنام" تدبیر فلاح ونجات واصلاح"

www.AlahazratNetwork.org

تصنیف فرمایا تھا جس میں آپ نے چار نکات پیش فرمائے تھے۔

اس کا پہلا نکتہ: ان امور کے علاوہ جن میں حکومت دخل انداز ہے۔ مسلمان اپنے معاملات باہم فیصل کریں تا کہ مقدمہ بازی میں جو کروڑوں روپے خرچ ہو رہے ہیں پس انداز ہو سکیں۔

دوسرا نکتہ: بے سودی بنکاری اور علم تجارت سے متعلق ہے اور چوتھا نکتہ علم دین کے فروغ کے تعلق سے ہے پہلے نکتہ کا تجزیہ کرتے ہوئے ڈاکٹر فریع اللہ صدیقی نے ثابت کیا ہے کہ امام احمد رضا نے اس میں بچت (Saving) کی تھیوری پیش کی ہے اور یہ معاشی مساوات پیش کیا ہے:

بچت(Saving)=سرمایہ کاری(Innestment)

۱۹۳۰ء میں یہی معاشی مساوات برطانوی ماہر معاشیات جے۔ایم۔کینز (J.M. Keyns) نے پیش کیا تھا جس پر عمل کر کے برطانیہ کی معاشی پوزیشن مستحکم ہوگئی اور اس معاشی ریسرچ کے سلسلہ میں ملکۂ برطانیہ نے جے۔ایم۔کینز کو اعزاز سے نوازتے ہوئے لارڈ کا خطاب دیا۔لیکن حقیقۃً یہ تھیوری یا معاشی مساوات امام احمد رضا کا پیش کردہ ہے اور اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ یہ بھی اولیات رضا میں شامل ہے۔

۳۔علم ریاضی میں:

آج الجبرا کی سیٹ تھیوری (Set theary) اور ٹاپالوجی (To pology) کالج سطح سے لیکر یونیورسیٹی سطح تک ریاضی کے درجات میں شامل ہیں۔

''سیٹ تھیوری'' کو جرمن ریاضی دانوں نے ۱۹ویں صدی کی پہلی دہائی میں متعارف کرایا تھا اور ٹاپالوجی اس کے کئی سال بعد متعارف ہوئی۔لیکن امام احمد رضا نے ان دونوں تھیوریوں کو ۱۹۰۰ء میں اپنی تصنیف "الدولة المكيه بالمادة الغيبيه" میں ماہرانہ انداز میں استعمال کیا اور حضور ﷺ کے علم غیب کا اثبات فرمایا۔

سیٹ تھیوری اور ٹاپالوجی میں امام احمد رضا کی مہارت کے لئے راقم کا رسالہ ''امام احمد رضا اور ٹاپالوجی'' (اردو اور انگریزی) ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ ابھی سیٹ تھیوری کا مکمل فارمولہ سامنے نہیں آیا تھا اور ٹاپالوجی کے نظریئے کا وجود ہی نہیں تھا تب امام احمد رضا نے ان تھیوریوں میں اپنی مہارت تامہ کا ثبوت پیش کیا۔لہٰذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان دونوں تھیوریوں کے موجد امام احمد رضا ہی ہیں اور یہ بھی اولیات رضا میں شامل ہیں۔

۴۔شاعری میں:

(الف) امام احمد رضا قدس سرہ العزیز نے چار زبانوں (عربی، فارسی، اردو، ہندی) میں جو نعتیہ غزل کہی ہے جس کا مصرع اولی ہے

☆''لم یات نظیرك فی نظر مثل تو نہ شد پیدا جانا''

اسے علامہ شمس بریلوی نے اولیات رضا میں شامل کیا ہے۔

(ب) اسی طرح صنعت ذوقافیتین میں جو درود لکھا ہے اس کا مطلع ہے:

کعبہ کے بدرالدجی تم پہ کروڑوں درود

طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود

اس کو بھی علامہ شمس بریلوی علیہ الرحمۃ نے اولیات رضا میں شامل کیا ہے اس لئے کہ ذوقافیتین کے ساتھ امام احمد رضا نے اشعار میں حروف ہجا کا بھی التزام رکھا ہے اور اس طرح نہ صرف اردو نعتیہ شاعری بلکہ پوری اردو شاعری میں پہلی مثال پیش کی ہے۔

(ج) وظیفہ قادریہ مشمولہ حدائق بخشش (قصیدہ غوثیہ کا ترجمہ بزبان فارسی) کو بھی علامہ شمس بریلوی قدس سرہ نے اولیات رضا میں شامل کیا ہے۔لکھتے ہیں:-

رضا کی اولیت اس کا عالمانہ اور بلیغانہ ترجمہ نہیں بلکہ اولیت یہ ہے کہ اپنے ہر شعر کے جملے کے بعد اسی شعر کی مناسبت اور مضمون سے متعلق بارگاہ غوثیت میں التجاء و اظہار مدعا کیا ہے۔

(الف، ب، ج۔کلام حضرت رضا کا تحقیقی اور ادبی جائزہ)

زیر نظر مقالہ میں صرف چند علوم و فنون کے حوالہ سے اولیات رضا کی مثالیں پیش کی گئی ہیں اگر آپ کے کتب و رسائل کا مزید مطالعہ کیا جائے اور جائزہ لیا جائے تو متعدد علوم و فنون میں اولیات رضا کے نمونے سامنے آئینگے۔

کتابیات

(۱)امام احمد رضا۔ فتاوی رضویہ جلد اول (۲)الدولة المكيه بالمادة الغيبيه
(۳)كفل الفقيه الفاهم فی احكام قرطاس الدراهم (۴)تدبیر فلاح و نجات و اصلاح
(۵)ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی:۔ ٹاپالوجی (Imam Ahmad Raza and Topalogy)
(۶)علامہ شمس بریلوی:۔ کلام حضرت رضا کا تحقیقی اور ادبی جائزہ

www.AlahazratNetwork.org